حقِ معلومات کے قوانین پر عمل درآمد

تحریر: سُنبل ملک

حال ہی میں وفاقی حکومت نے قانون معلومات تک رسائی کا حق 2017ء منظور کیا جس کے تحت وفاق میں مارچ 2018 تک پاکستان انفارمیشن کمیشن کے قیام کا امکان ہے۔یہاں کئی سوالات جنم لیتے ہیں کہ کیا واقعتاً حکومت معلومات تک عوامی رسائی کے لیے سنجیدہ اور تیار ہے،اور اگر ہے تو کمیشن کے قیام میں دیر کس بات کی؟ آیئے ذیل میں وفاقی قانون برائے حقِ حصولِ معلومات کا جائزہ لیتے ہیں۔

1۔ وفاقی قانون میں پہلا کمزور پہلو یہ ہے کہ معلومات کے حصول کے لیے شہریوں کو معقول فیس ادا کرنا ہوگی۔جبکہ پنجاب میں بغیر فیس کے عوامی مفاد کے معاملات میں سرکاری معلومات شہریوں کو فراہم کی جاتی ہے۔

2۔ وفاقی قانون میں دوسرا کمزور پہلو یہ ہے کہ پبلک انفارمیشن آفیسر کی جانب سے درخواست گزار کو معلومات فراہم نہ کرنے کی صورت میں سرکاری ادارے کے سربراہ یا پرنسپل آفیسر کے شکایت نمٹانے سے متعلق اختیارات کا ذکر نہیں کہ آیا پرنسپل آفیسر انکوائری یا اداراتی کارروائی کرنے کا مجاز ہے۔

3۔ وفاقی قانون میں تیسرا کمزور پہلو یہ ہے کہ اصطلاح انفارمیشن کی تعریف محدود یعنی محض ریکارڈ پر مبنی ہے۔جبکہ پنجاب میں اسی نوعیت کے نافذ العمل قانون میں انفارمیشن سے مُراد سرکاری ادارے کے پاس موجود تمام معلومات بشمول کتابچہ، بروشر، حکم نامہ، نوٹیفکیشن، منصوبہ جات، رپورٹ، دستاویزات، معاہدہ، نمونہ، نقشہ یا کسی بھی شکل اور حالت میں مواد ہے۔

4۔ وفاقی قانون میں چوتھا کمزور پہلو یہ ہے کہ معلومات تک رسائی کے حق کی تعریف محض دستاویز یا ریکارڈ کی تحریری یا ڈیجیٹل شکل میں فراہمی تک محدود ہے۔یعنی کہ معلومات کی بعض اہم اقسام مثلاً اجلاس کے منٹس، کسی کام یا دستاویز کا معائنہ یا جانچ، کسی مواد کا تصدیق شدہ نمونہ اور کسی سرکاری دستاویز کی تصدیق شدہ نقل تک عوامی رسائی نہیں دی گئی۔جو کہ پنجاب اور خیبر پختونخوا میں رائج الوقت قوانین کے تحت شہریوں کو حاصل ہے۔

5۔ وفاقی قانون میں پانچواں کمزور پہلو یہ ہے کہ سرکاری معلومات کے افشا اور افشا سے مستثناء سے متعلق تین فہرستیں شامل کی گئی ہیں، پہلی فہرست میں وہ معلومات جو عام کی جاسکیں، دوسری فہرست میں وہ معلومات جو کسی صورت ظاہر نہ کی جاسکیں جبکہ تیسری فہرست میں وہ معلومات جو مخصوص شرائط پر جزوی ظاہر کی جاسکیں، شامل ہیں۔یوں حکومت کے بیشمار شعبوں سے متعلق ریکارڈ کو مستثنیات میں شامل کرنا معلومات کی رسائی پر قدغن لگانے کے مترادف ہے۔

مندرجہ بالا قانونی پیچیدگیوں سے واضح ہوتا ہے کہ وفاقی حکومت کا حقِ معلومات سے متعلق قانون 2017ء، مشرف دور میں متعارف کروائے گئے صدارتی آرڈیننس 2002ء سے کچھ زیادہ مختلف نہیں۔المیہ ہے کہ 15 سال پرانے قانون کو محض نئے پیوند لگانے کے باوجود بھی حقِ معلومات پر عملدرآمد کا ادارہ وفاقی سطح پر فعال نہیں ہو سکا۔

وفاقی کی یہ صورتحال ہے تو صوبے کیوں پیچھے رہیں۔ حکومتِ سندھ بھی وفاق ہی کی ڈگر پر ہے کیونکہ سندھ اسمبلی نے مارچ میں سندھ شفافیت اور حقِ معلومات ایکٹ 2017 پاس کیا جس کے تحت سندھ انفارمیشن کمیشن جولائی میں قائم کیا جانا تھا مگر قانون کی منظوری سے دسمبر تک 9 ماہ گزرنے کے باوجود بھی کمیشن کے قیام کے آثار نظر نہیں آ رہے۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ سندھ میں معلومات کا حق محض کاغذی کارروائی کے ذریعے شٹل کاک کی طرح پرانے قانون سے نئے قانون میں منتقل ہوا مگر شہری معلومات تک رسائی کے حق سے محروم رہے۔

اُدھر پنجاب میں عجب حکومت کی غضب کہانی سُنیئے۔ پنجاب میں حقِ معلومات سے متعلق قانون پنجاب شفافیت اور معلومات کا حق 2013ء پر عملدرآمد کے لیے پنجاب انفارمیشن کمیشن 2014ء میں قائم کیا گیا۔ سہ رُکنی کمیشن نے دلیرانہ فیصلے کیے جن کی بدولت حقِ معلومات سے متعلق درخواستوں پر وزیرِ اعلیٰ، گورنر، چیف جسٹس ہائی کورٹ و دیگر اعلیٰ عہدوں پر فائز شخصیات کو بھی اپنے اقدامات سے متعلق معلومات کو عوامی دسترس میں دینا پڑا۔ جب کمیشن کا با اختیار عملہ بشمول جسٹس (ر) جناب مظہر حسین منہاس (چیف انفارمیشن کمشنر)، سابق ڈی آئی جی جناب احمد رضا طاہر (انفارمیشن کمشنر) اور جناب مختار احمد علی (انفارمیشن کمشنر) مارچ، اپریل 2017ء میں سبکدوش ہوئے تو ستمبر تک تین کمشنرز کے لیے خالی آسامیاں پُر نہ کی جا سکیں۔ بالآخر 19 اکتوبر 2017 کو نصیر احمد بھٹہ ایڈووکیٹ کو چیف انفارمیشن کمشنر تعینات کیا گیا جن کا تعارف مسلم لیگ (نواز) سے وابستگی ہے جو تعیناتی سے پہلے متعلقہ سیاسی جماعت کے وکلاء فورم کے سربراہ بھی تھے اور متعلقہ سیاسی جماعت کی ٹکٹ پر حلقہ NA-127 (لاہور) سے 2008 تا 2013 رکن قومی اسمبلی بھی رہے۔ لہٰذا غیر جانبدار ادارہ میں اُن کی سیاسی بنیاد پر تعیناتی لاہور ہائی کورٹ میں چیلنج کردی گئی۔ نتیجتاً وہ 7 نومبر 2017 کو مستعفی ہو گئے۔ تین اہم افسران کی تعیناتی نہ ہونے کی بناء پر پنجاب انفارمیشن کمیشن مئی سے دسمبر تک عملی طور پر غیر فعال رہا۔

خیبر پختونخوا میں حقِ معلومات سے متعلق قانون خیبر پختونخوا شفافیت اور معلومات کا حق 2013ء پر عملدرآمد کے لیے 2014ء میں خیبر پختونخوا رائٹ ٹو انفارمیشن کمیشن کا قیام عمل میں آیا تا کہ درخواست گزار کسی سرکاری ادارے سے معلومات نہ ملنے، تاخیر سے ملنے یا غلط معلومات ملنے پر اپنی شکایت متعلقہ کمیشن کے پاس درج کروا سکے اور کمیشن سرکاری اداروں سے معلومات کی فراہمی یقینی بنائے۔ خیبر پختونخوا کے قانون کے تحت پشاور ہائی کورٹ کو سرکاری ادارہ شمار نہیں کیا گیا یعنی کہ خیبر پختونخوا میں عدالتِ عالیہ کو استثنیٰ حاصل ہے، جبکہ پنجاب اور وفاق میں متعلقہ قوانین کے تحت عدالتیں معلومات فراہم کرنے کی پابند ہیں۔

بلوچستان میں وفاقی آرڈیننس 2002ء کی طرز پر قانون معلومات کی آزادی 2006ء نافذ العمل ہے جو کہ ایک غیر موثر قانون ہے اور عالمی معیارات پر پورا اُترنے سے قاصر ہے۔ یہ قانون حقِ معلومات کی جامعیت کے حوالے سے آرٹیکل 19-A کے مفہوم اور بدلتی ضروریات کے تقاضوں کے مطابق جدید خطوط پر استوار نہیں کیا گیا۔ لہٰذا بلوچستان میں شہریوں کی معلومات تک رسائی کے لیے موثر قانون سازی ناگزیر ہے۔

گذشتہ پندرہ برسوں کے دوران جنوبی ایشیا میں عوام کی معلومات تک رسائی کے حق کو تسلیم کروانے اور اس پر عملدرآمد میں اہم کاوشیں کی گئی ہیں۔ یہ دعویٰ تو درست ہے کہ پاکستان جنوبی ایشیا میں حقِ معلومات پر قانون سازی کرنے والا پہلا مُلک ہے جہاں 2002ء میں آرڈیننس معلومات کی آزادی متعارف کروایا گیا۔ مگر یہ قانون کتنا موثر رہا اس کا اندازہ مرکز برائے قانون و جمہوریت (CLD) کے ایک بین الاقوامی جائزہ سے لگایا جا سکتا ہے۔ جس میں 111 ممالک کے حقِ معلومات سے متعلق قوانین کے مندرجات کا 61 اشاریوں کی مدد سے جائزہ پر مبنی گلوبل رائٹ ٹو انفارمیشن ریٹنگ جاری کی گئی

جس کے مطابق جنوبی ایشیا سے تعلق رکھنے والے ممالک کی پوزیشن قانون سازی کے لحاظ سے کچھ یوں رہی ۔گلوبل رائٹ ٹو انفارمیشن ریٹنگ میں پاکستان (2002ء) کو اکیانواں (91) درجہ ملا ، جبکہ سری لنکا (2016ء) ، بھارت (2005ء)، مالدیپ (2014ء)، بنگلہ دیش (2009ء)، نیپال (2007ء) اور افغانستان (2014ء) کو بالترتیب تیسرا (3)، پانچواں (5) ، تیرھواں (6)، چوبیسواں (24)، ستائیسواں (27) اور اکہترواں (71) درجہ ملا۔ جس سے یہ دلیل مضبوط ہو جاتی ہے کہ قانون متعارف کروانے کی دوڑ میں ہمسایہ ممالک سے سبقت لے جانا ،موثر قانون سازی کی ضمانت بھی ہو، یہ ضروری نہیں ۔

مرکز برائے امن وترقی اقدامات (CPDI) نے وفاق اور صوبوں میں حقِ معلومات سے متعلق رائج قوانین کا تقابلی جائزہ لیا جس میں موثر قانون سازی کے حوالے سے سکور کارڈ جاری کیا گیا جس کے مطابق کُل 145 نمبروں میں سے خیبر پختونخوا (2013ء) اور پنجاب (2013ء) کے حصے میں بالترتیب 134 اور 144 نمبر آئے، جبکہ وفاق (2002ء)، بلوچستان (2005ء) اور سندھ (2006ء) کو یکساں طور پر 32 نمبر ملے جس کی بنیادی وجہ RTI قوانین کے اطلاق کے لیے خصوصی اداروں کی تشکیل نہ کرنا تھی ۔حکومتِ سندھ اور وفاقی حکومت سے منظور شدہ نئے قوانین سندھ شفافیت اور حقِ معلومات ایکٹ 2017ء اور معلومات تک رسائی کا حق ایکٹ 2017ء کا بھی جائزہ لیا گیا جن کو بالترتیب 130 نمبر اور 86 نمبر ملے ۔جس سے واضح ہوتا ہے کہ صوبوں ماسوائے بلوچستان کے حقِ معلومات سے متعلق قوانین حالیہ وفاقی قانون سے قدرے بہتر ہیں ۔

پلڈاٹ نے پاکستان میں حقِ حصولِ معلومات سے متعلق وفاقی وصوبائی قوانین پر موثر عملدرآمد کے حوالے سے تقابلی جائزہ پر مبنی سکور کارڈ جاری کیا جس کے مطابق کُل 120 نمبروں میں سے خیبر پختونخوا (2013ء)، پنجاب (2013ء)، بلوچستان (2005ء)، وفاق (2002ء) اور سندھ (2006ء) کے حصہ میں بالترتیب 73، 65، 29، 26 اور 24 نمبر آئے ۔مندرجہ بالا تقابلی جائزوں سے واضح ہوتا ہے کہ حقِ معلومات پر موثر قانون سازی کے لحاظ سے پنجاب جبکہ قانون پر موثر عملدرآمد کے حوالے سے خیبر پختونخوا دیگر وفاقی اکائیوں پر فوقیت رکھتے ہیں ۔

پاکستان میں معلومات تک رسائی سے متعلق قوانین پر عملدرآمد کی صورتحال تسلی بخش نہیں کیونکہ بظاہر شہریوں کی حقِ معلومات تک رسائی حکومت کی ترجیحات میں شامل نہیں ۔ضرورت اس امر کی ہے کہ پاکستان آئین کے آرٹیکل 19A میں مذکورہ حصول معلومات کے حق کو یقینی بنانے کے لیے حقِ حصولِ معلومات پر قانون سازی میں موجود کمزوریوں کو دور کرنے اور اس قانون پر موثر عملدرآمد کے حوالے سے عالمی معیارات کو مدِنظر رکھے ۔تبھی احتساب، شفافیت اور عوامی شراکت کے فروغ کی جانب پیش قدمی ممکن ہوگی ۔

CENTRE FOR SOCIAL JUSTICE
ادارہ برائے سماجی انصاف
فون نمبر: 042-36661322
ویب سائٹ: www.csjpak.org
فیس بک: Centre for Social Justice
ٹویٹر: @csjpak

نوٹ: یہ معلوماتی مواد ادارہ برائے سماجی انصاف کی جانب سے اسلام آباد میں سوئٹزرلینڈ کے سفارت خانہ کی مالی معاونت سے تیار کیا گیا ۔مزید معلومات کے لیے آرٹیکل میں دیئے گئے ادارہ کی ویب سائٹ یا درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ کیا جا سکتا ہے ۔ sun4hr@gmail.com